احمدیوں پر حج کی پابندی اور حضورؒ کا ایک مبشر رؤیا

(خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ ۲۴؍ جولائی ۱۹۸۸ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ (التوبۃ: ۱۸-۱۹)

اور پھر فرمایا:

قرآن کریم نے جہاں حج بیت اللہ کو فرض فرمایا تمام دنیا کے انسانوں پر اس فریضہ کی ادائیگی لازم قرار دی وہاں حج کے مضمون پر جگہ جگہ اس رنگ میں روشنی ڈالی کہ اس کے فلسفے اور حکمت سے بھی انسان کو خوب اچھی طرح آگاہی ہو۔ اس مضمون سے تعلق رکھنے والا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جسے قرآن کریم نے نظر انداز فرما دیا ہو اور اس پر خوب کھل کر روشنی نہ ڈالی ہو۔ جہاں تک آج احمدیوں کا تعلق

ہے ہم بالعموم اس نعمت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ بالعموم اس لئے کہ باوجود اس کے کہ سعودی عرب کی حکومت نے احمدیوں کے حج کی راہ میں روک ڈال دی، قانونی دیوار کھڑی کر دی اور اعلان کیا کہ احمدیوں کو حج کی اجازت نہیں لیکن اس دن سے آج تک ایک بھی سال ایسا نہیں گزرا جبکہ احمدیوں کے قافلے حج پر نہ گئے ہوں۔ مختلف دنیا کے ممالک سے خدا تعالیٰ احمدیوں کو کسی نہ کسی رنگ میں یہ توفیق عطا فرما ہی دیتا ہے کہ وہ تمام دنیا کے احمدیوں کا فرض کفایہ ادا کر دیں۔ اگرچہ یہ فرض فرض کفایہ نہیں لیکن جب روکیں ڈال دی گئی ہوں، جب استثنائی حالات پیدا ہو چکے ہوں تو پھر یہ ممکن ہے کہ یہ فرض سب کی طرف سے فرض کفایہ کے رنگ میں ادا کر دیا جائے، اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو احمدی حج بیت اللہ کی توفیق پاتے ہیں اور جو احمدی وہاں خصوصیت کے ساتھ الحاح اور گریہ وزاری کیساتھ دعائیں کرتے ہیں وہ آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں جو حج بیت اللہ کی سعادت سے محروم کر دیئے گئے اور جب وہ واپس آ کر مجھ سے اپنے تجارب کا ذکر کرتے ہیں تو میرا دل اس اطمینان سے بھر جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہی بہتر جانتا ہے کہ کس کا حج قبول ہوا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اگر کسی کا حج قبول ہوا تو وہ احمدی ہیں جو ہر قسم کے خطرات کو مول لیتے ہوئے بھی محض خدا اور اس کے رسول اور ابراہیمی روایات کے عاشق ہوتے ہوئے حج بیت اللہ کا سفر کرتے ہیں اور پھر تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرے۔ میرا یہ ایمان ہے، مجھے یہ پختہ یقین ہے کہ اور کسی کا حج قبول ہو یا نہ ہو انکا حج ضرور قبول ہوتا ہے۔

اب رہا ان کا سوال جو پیچھے رہ گئے ہیں، جو چاہیں بھی، کوشش بھی کریں تو کسی صورت حج بیت اللہ کے لئے ان مقامات مقدسہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ انکی کیفیت تو حضرت مصلح موعودؓ کے اس شعر کی مصداق ہوتی ہے:

؎
وہ خوش قسمت ہیں اس مجلس میں جو گر پڑ کے جا پہنچے
کبھی پاؤں پہ سر رکھا کبھی دامن سے جا لپٹے
مگر وہ پر شکستہ کیا کریں جن کے
ہوا میں اڑ گئے نالے بے کار گئیں فریادیں

لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس شعر کا درد تو آپ کے اور میرے دل پر اطلاق پاتا ہے لیکن اس شعر کا آخری حصہ ہم پر اطلاق نہیں پاتا جس میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ

ع ہوا میں اڑ گئے نالے بیکار گئیں فریادیں

اور قرآن کریم نے ایسے لوگوں کے لئے بھی ایک تسکین کی راہ کھولی ہے اور جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ فرمایا:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

کہ دیکھو اللہ کی مساجد کو تو وہی آباد کیا کرتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخر پر حقیقی ایمان لاتے ہیں اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ پس قریب ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا ہدایت کے لئے چن لے اور یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہو جائیں۔

یہاں لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ کا مضمون بیان فرما کر قبولیت حج کی ایک بہت ہی بنیادی اور اہم شرط بیان فرما دی گئی۔ قبولیت حج کا تعلق، خالص اور گہرا تعلق توحید الٰہی سے ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک دل میں توحید کامل نہ ہو اس وقت تک حج ناقص رہتا ہے۔ ظاہری حج خواہ کیسا ہی مکمل کیوں نہ کر لیا جائے وہ حج مقبول نہیں ہو سکتا جب تک دل میں ایک توحید کا بیت اللہ تعمیر نہ ہو چکا ہو اور انسان کی روح اس توحید کے بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نہ جانتی ہو۔ یہ وہ اندرونی حج ہے جو انسان کو اس لائق بناتا ہے کہ بیرونی حج کے فرائض ادا کر کے خدا کے حضور ایک مقبول حج کا تحفہ پیش کر سکے۔ اس پہلو سے فرمایا گیا لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ، اگر حج کرنے کے لئے نکلے ہو لیکن خدا کے سوا غیروں کا خوف رکھتے ہو، اگر غیروں کی طرف جھکتے ہو تو پھر تمہاری توحید ناقص ہے اور اس پہلو سے تم حج کے اہل قرار نہیں دیئے جا سکتے اور پھر اس مضمون کو آگے بڑھاتے اور خوب کھولتے ہوئے یہ ظاہر فرما دیا گیا کہ ظاہری حج فی ذاتہٖ کوئی چیز نہیں اور ظاہری نیکی فی ذاتہٖ کوئی چیز نہیں۔ بدن کے اندر ایک روح کی ضرورت ہے اس لئے وہ جو بدن رکھتے ہیں مگر روح نہیں رکھتے ان

کو ہرگز اپنی زندگی پر اطمینان نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ایسے بدن جو روح سے خالی ہیں انہیں زندہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ فرمایا اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور خانہ کعبہ یعنی مسجد حرام کو آباد کرنا اس بات کے برابر سمجھ لیا ہے یا یہ کہ کچھ کرنے کے بعد تم نے اپنے آپ کو ان لوگوں کے برابر سمجھ لیا ہے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور یوم آخر پر ایمان لاتے ہیں وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اللہ کی راہ میں مسلسل جہاد کرتے چلے جاتے ہیں۔ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ تمہارے نزدیک وہ برابر ہوں یا نہ ہوں مگر ہرگز خدا کے نزدیک یہ برابر نہیں۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت سے یہ مضمون خوب روشن ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بعض ایسے بھی حج کرنے والے ہو سکتے ہیں جو حج کے ارادے تو رکھتے ہوں، حج کی تمنائیں تو رکھتے ہوں اور توحید خالص پر قائم ہوں، اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان لاتے ہوں اور ہمہ وقت جہاد میں مصروف رہتے ہوں لیکن انہیں حج کی توفیق نہ ملے اور جنہیں حج کی توفیق ملے وہ حاجیوں کو پانی پلا رہے ہوں بظاہر مسجد حرام کو آباد کر رہے ہوں مگر ان صفات سے اگر کلیۃً نہیں تو کسی حد تک عاری ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج کے ظاہری مناسک ادا کرنے کے باوجود اگر یہ واضح اور قطعی شرطیں موجود نہ ہوں اور اگر توحید کامل دل میں نہ ہو تو وہ لوگ جو ظاہری مناسک کو ادا کرتے ہیں وہ خدا کے نزدیک ان حاجیوں کے برابر نہیں ہو سکتے جن کو ظاہری حج ادا کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ بظاہر حج نہیں کیا لیکن اس مرتبہ کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جو حج کے نتیجہ میں عطا ہوتا ہے اور اس مرتبہ کے لحاظ سے فرمایا گیا کہ دیکھو خدا کے نزدیک کچھ ایسے بھی حاجی ہیں جو حج کرنے کے ارادے رکھتے ہیں، توحید خالص پر قائم ہیں اور ہمہ وقت اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں وہ نچھاور کرتے چلے جاتے ہیں لیکن ان کو حج بیت اللہ کی توفیق نہیں ملتی۔ خدا کے نزدیک ان کا مرتبہ ان سے بلند تر ہے جن کو ظاہری طور پر مناسک حج کی توفیق مل جاتی ہے۔

اس مضمون کا سب سے پہلا، سب سے روشن عملی اظہار اس وقت ہوا جب کہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کو عمرہ اور پھر حج بیت اللہ سے روک دیا گیا۔ میدان حدیبیہ میں یہ دردناک واقعہ دنیا نے دیکھا کہ وہ جس کی خاطر خانہ کعبہ کو تعمیر کیا گیا تھا یعنی تعمیر تو خدا کی خاطر کیا گیا تھا مگر خدا کی عبادت

کی خاطر اور وہ جس نے عبادت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا تھا، جس نے خدا کے سب سے بڑے کامل عابد بندے کے طور پر دنیا پہ ظاہر ہونا تھا، جب تک وہ خانہ کعبہ کو آباد نہ کرتا خانہ کعبہ آباد نہیں کہلا سکتا تھا۔ جب تک وہ خانہ کعبہ میں عبادت نہ کرتا خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد ہرگز پورے نہیں ہو سکتے تھے۔

پس کیسا دردناک واقعہ تھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے اور خدا کے عشاق کے ساتھ جو سب کے سب ہمہ تن خدا پر عاشق تھے اور خدائے واحد ویگانہ کی پرستش کرتے تھے اور ان پر یہ مضمون صادق آتا تھا کہ وہ خدا کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے تھے، اس وقت جب وہ میدان حدیبیہ میں پہنچے انہیں ننگی تلواروں نے آگے بڑھنے سے روک دیا اور یہ حکم دیا کہ یہیں ٹھہرو اگر تم حج کرنا چاہتے ہو تو پھر ان تلواروں سے گزر کر خون بہا کر حج کرنا پڑے گا۔ اس موقع پر ایک عجیب تفسیر ظاہر ہوئی ہے لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ کی اور میں اس کی طرف آج آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ بظاہر تو لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ کے مضمون سے اس وقت آنحضرت ﷺ کا ارشاد متصادم دکھائی دیتا ہے، بظاہر اندھی اور کوری آنکھوں کو شاید یہی نظر آئے لیکن وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ کہ تمام صحابہؓ، آپؐ کے تمام غلام اس بات پر مصر تھے کہ ہر قسم کے خوف سے بے پرواہ ہو کر، ہر قسم کے خطرات کو آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے دیکھنے کے باوجود ہم آگے بڑھیں گے اور خدا کے سوا ہم کسی سے نہیں ڈرتے اور ہم اس ارادے کو ضرور پورا کریں گے کہ پہلے عمرہ کریں اور پھر اس کے بعد حج کریں اور واپس نہ لوٹیں جب تک ان فرائض سے فارغ نہ ہو جائیں۔ یہ تمام صحابہ کی متفقہ رائے تھی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ کے مضمون کو وہ پورا کر رہے ہیں لیکن وہ جو عارف کامل تھا، وہ جس پر قرآن اتارا گیا، جس کا دل مہبط انوار الٰہی تھا، جس کا دل وہ تخت تھا جس پر معراج کی تجلی ہوئی، اس نے اس مضمون کو کسی اور رنگ میں سمجھا، کسی اور طرح دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا ہرگز نہیں اگر تم خدا سے ڈرتے ہو تو پھر خدا کے منشا کے خلاف تمہیں حج کی اجازت نہیں دے سکتا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجھاد باب فیمن اسھم لہ سھما)

خدا سے ڈرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اندھا دھند وحشیوں کی طرح مدمقابل پر جھپٹ پڑو اور کچھ بھی پرواہ نہ کرو عواقب کی۔ اس کا نام دنیا کی بے خوفی اور خدا کا خوف نہیں ہے۔ اس کو عرب کی سابقہ جہالت تو قرار دیا جا سکتا ہے مگر اس میں اللہ کے خوف کا کوئی دخل نہیں۔ آج تمہاری اپنی حمیت

کچلی جارہی ہے۔ آج تمہیں یہ تکلیف ہے کہ اہل مکہ ہوتے کون ہیں کہ ہمیں تلوار کے زور سے روک دیں، بہت کچھ ہو چکا اب ہم مزید برداشت نہیں کریں گے ۔کوئی تلوار کا خوف ہمیں خانہ کعبہ کی زیارت سے محروم نہیں رکھے گا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو یہ سبق دیا کہ یہ خشیت اللہ نہیں ہے۔ خشیت اللہ یہی ہے کہ اپنی تمام عزتوں اور تمام حمیّتوں کو رضائے باری کے تابع کچلنے دو، مرجانے دو، مٹ جانے دو۔ ایک ادنیٰ بھی اپنی ذاتی غیرت کی پرواہ نہ کرو۔ ہمیشہ اس بات پر نظر رکھو کہ ہمارا خدا کس بات سے راضی ہوتا ہے؟ خدا کو ناراض کر کے اپنی ذات کو راضی کرنا یہ خشیت اللہ نہیں ہے، خوف خدا اس کو نہیں کہتے ۔ پس وہ ایک مرد خدا تھا، جو خدا سے ڈرنے والا تھا۔ تمام صحابہ میں ایک روشنی کے مینار کی طرح اکیلا کھڑا ہو گیا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ یہ حج نہیں ہوگا کیوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ شرط مقرر فرمائی ہے کہ اگر راہ میں خطرے ہوں تو تم نے حج نہیں کرنا۔

پس دیکھیے دو کس قسم کی متقابل مثالیں تھیں؟ دنیا کی آنکھیں کچھ اور دیکھتی تھیں آسمان کے خدا کی آنکھیں کچھ اور دیکھ رہی تھیں ۔ آج بھی تاریخ میں جب اس واقعہ کو پڑھتے ہیں تو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کتنے بہادر تھے وہ صحابہ اور کتنے خدا سے ڈرنے والے تھے مگر خدا کی آنکھ نے کچھ اور نظارہ دیکھا، خدا کی آنکھ نے اس ایک دل، محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل پر نظر کی اور یہ فیصلہ فرمایا کہ مجھ سے ڈرنے والا یہ بندۂ خدا ہے۔ اپنی ذاتی حمیت، اپنی ذاتی عزتوں کو پامال کرتے ہوئے، ان کی ادنیٰ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نے میرا خوف پیش نظر رکھا ہے اور یہ فیصلہ اس بنا پر حج نہ کرنے کا یا عمرہ نہ کرنے کا فیصلہ اس بنا پر کیا ہے کہ میری رضا اس کو اجازت نہیں دیتی میں ناراض نہ ہو جاؤں۔ پھر جو واقعہ گزرا آپ اس کی تفصیل سے آگاہ ہوں گے کہ وہ کیسا وقت آیا کہ صحابہ نے ایک وقت آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے باوجود اٹھ کر قربانیوں کے گلے پہ چھریاں پھیرنے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ کیسا وقت آیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اکیلے آگے بڑھے اپنی قربانی کی گردن پر چھری پھیرنے کے لئے اور کچھ بھی اس بات کی پرواہ نہ کی کہ کوئی پیچھے آتا ہے یا نہیں آتا۔ پھر ایک وہ وقت آیا کہ صحابہ جو مختل ہو چکے تھے اس صدمہ سے اچانک اس دنیا کے طلسم کے چکر کو توڑ کر باہر نکلے اور ان کی اطاعت اور عبادت کی روح ایک دفعہ پھر بیدار اور بڑی قوت کے ساتھ بیدار ہوئی ۔ وہ ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہوئے دوڑتے ہوئے قربانیوں کی طرف آگے بڑھے ۔ایک ایسا عجیب نظارہ تھا جو دنیا کی

آنکھ نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ وہ وقت تھا جب خانہ کعبہ کے مقاصد اپنی پوری شان اور پورے عروج کے ساتھ پورے ہوئے۔ نہ ایسا حج کسی نے ادا کیا پہلے نہ ایسا حج کوئی بعد میں ادا کر سکے گا نہ ایسی قربانیاں خدا کے حضور پیش کی گئیں۔ اس طرح بلک بلک کے صحابہ روتے تھے اپنی اس غفلت پر۔ اپنی اس نادانی پر کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عرفان کو سمجھنے سے عاری رہ گئے کہ قربانیوں سے زیادہ ان کے گلے سے دردناک چیخیں بلند ہو رہی تھیں، ایک کہرام مچ گیا تھا اس وقت میدان حدیبیہ میں۔ وہ قربانی تھی جس قربانی کی خاطر اسماعیلؑ کو قربان کرنے کا نمونہ دکھایا گیا۔ یہ وہ قربانیاں تھیں جب حج بیت اللہ کے مقاصد اپنی پوری شان کے ساتھ معراج کی صورت میں ظاہر ہوئے۔

ہر چیز کا ایک معراج ہوتا ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کے معراج کے ساتھ نماز کا بھی معراج ہوا، زکوٰۃ کا بھی معراج ہوا، صیام روزے رکھنے کا بھی معراج ہوا اور اس دن صلح حدیبیہ میں میں یہ دیکھتا ہوں کہ حج کا بھی معراج ہوا اور اب دیکھئے خدا تعالیٰ نے حج نہ کرنے والوں کے حج کو کیسا قبول فرمایا! یہ اول طور پر انہی کا ذکر یہاں ملتا ہے اور اگر ہم احمدی اس سنت نبویؐ، سنت مصطفویؐ کو زندہ رکھیں تو عکس کے طور پر اس فیض کا سایہ ہم پر بھی پڑے گا اور ہمیں بھی خدا اس فیض سے محروم نہیں رکھے گا۔ اس موقع پر جو صحابہؓ کی دل کی کیفیت تھی جو آنحضرت ﷺ کے دل کی کیفیت تھی اس سے آسمان کا خدا آگاہ تھا اور خدا تعالیٰ نے ان کیفیتوں کو، ان قربانیوں کو، ان دلی درد کے جذبات کو کس طرح قبول فرمایا اس کا ذکر سورۃ الفتح میں ملتا ہے جب بظاہر حج نہ کرتے ہوئے آنحضور ﷺ اپنے ان غلاموں کے ساتھ واپس لوٹے، بظاہر دنیا کی نظر میں ذلیل ہوئے لیکن آسمان پر ایسی عزت پائی کہ کبھی دنیا میں کسی بظاہر ناکام لوٹنے والوں نے آسمان پر ایسی عزت نہیں پائی تھی۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے آپؐ پر وہ سورۃ نازل فرمائی جس میں آپؐ کی حج کی مقبولیت کا ذکر فرمایا۔

اس آیت کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ مضمون بھی بیان فرمایا کہ میں دنیا کو دکھاتا ہوں کہ بعض ایسے بھی حج نہ کرنے والے ہیں جن کا حج خدا کی نظر میں مقبول ہوتا ہے اور ہر حج کرنے والے سے بڑھ کر خدا کی نظر میں مقبول ہوتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ حج کی قبولیت کا نشان یہ ہے، یہ بیان کیا جاتا ہے کہ پچھلے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں اور انسان دوبارہ ایک معصوم بچے کی طرح جنم لیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا حج ایک ایسی شان کے ساتھ مقبول ہوا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۳ (الفتح: ۳)

کہ اے میرے پیارے بندے! تیرا حج ہم نے اس طرح قبول کر لیا ہے کہ تیری سابقہ لغزشیں بھی معاف ہوگئیں اور تیری آئندہ لغزشیں بھی معاف ہوگئیں۔ دنیا میں عام حاجیوں کے حج تو اس طرح مقبول ہوا کرتے ہیں کہ سابقہ لغزشیں معاف ہوتی ہیں۔ اس حاجی کا حج جس نے بظاہر حج نہیں کیا تھا مگر رضائے باری تعالیٰ کی خاطر اپنی جان پر، اپنے دل کی امنگوں پر چھری پھیر دی تھی۔ وہ قربانی تھی حقیقی قربانی جس پر خدا کے پیار کی نظر پڑی ہے اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے یہ خوش خبری عطا فرمائی، یہ اعلان عام کیا کہ میرے پیارے محمدؐ کا حج ایسا حج ہے کہ اس کے نتیجہ میں اس کی سابقہ تمام لغزشیں بھی معاف اور اس کی آئندہ آنے والی تمام لغزشیں بھی معاف ہوگئیں۔ کبھی دنیا نے ایسا حج بھی دیکھا تھا؟

پس اے عشاق محمد مصطفیٰ ﷺ اور اے عشاق توحید الٰہی جنہوں نے توحید الٰہی کے راز محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھے ہیں، جنہوں نے لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ کی تفسیر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے پائی ہے۔ جنہوں نے عرفان الٰہی کے تمام راز خم خانۂ توحید محمد مصطفیٰ ﷺ سے جام بھر بھر کے پئے ہیں، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب تک تم خدا کی رضا کی خاطر اس حج سے رکے رہو گے جس کی راہ میں تمہارے لئے خطرات درپیش ہیں اور جھوٹی عزتوں کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرو گے، خدا کی قسم آسمان پر محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے ظل کے طور پر تمہارا حج ضرور قبول کیا جائے گا اور ضرور قبول کیا جائے گا اور ضرور قبول کیا جائے گا۔ پس اے وہ حاجیو! جو بظاہر حج سے محروم ہو! تمہیں مقبول حج کی مبارک ہو اور یہ عید آج کے لئے بھی مبارک ہو کل کے لئے بھی اور آئندہ ہمیشہ تمام احمدیوں کی نسلوں کے لئے مبارک ہو۔

اس ضمن میں میں اپنی مبشر رؤیا کا ذکر کر دیتا ہوں مجھے نظر آ رہا ہے کہ آسمان پہ ایسے فیصلے ہوئے ہیں کہ دنیا کی تقدیریں خدا کی تقدیر کے تابع بدل دی جائیں گی۔ رؤیا میں مَیں نے حضرت اماں جان نصرت جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا تھا اور اس کا ذکر پہلے بھی میں کر چکا ہوں۔ عید سے

پہلے، گزشتہ عید سے پہلے میں نے رؤیا میں آپ کو دیکھا، بالکل مختصر سی رؤیا تھی لیکن بالکل ایسے جیسے ایک زندہ نظارہ دیکھا جا رہا ہو اور بہت ہی عجیب کیفیت پیچھے چھوڑ جانے والی تھی۔ آپؒ تشریف لائیں مجھے کہا کہ میاں ہیلی کاپٹر کا انتظام کرو اور مجھے ہیلی کاپٹر پر بٹھا کر خانہ کعبہ کا طواف تو کروادو۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں اماں جان میں کرتا ہوں اور یہ رؤیا ختم ہوگئی۔ اتنی مختصر رؤیا اتنا گہرا اثر میرے دل پر چھوڑ گئی کہ ساری رات اس کی کیفیت میں میں کھویا گیا، سارے بدن کو یوں جیسے کسی نے سہلا دیا ہو۔ ایک عجیب کیفیت تھی درد کی، عجیب کیفیت تھی تسکین کی اور طمانیت کی۔ خدا تعالیٰ نے اس چھوٹی سی رؤیا کے ذریعہ مجھے خوش خبری عطا فرمائی۔ ہیلی کاپٹر میں یہ مضمون بھی ہے کہ گو دنیا میں تمہارے لئے ابھی وہ راہیں کھلی نہیں جن پر چل کر تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو۔ **لیکن میں تمہیں خوش خبری دیتا ہوں کہ آسمان پر ان راہوں کو کھولنے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے اور یقیناً وہ وقت آئے گا جب کہ آسمان کی تقدیر دنیا کی تقدیر پر غالب آجائے گی اور تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنے دلوں کو عشق کی مے سے بھر بھر کے خانہ کعبہ کے حضور حاضر ہو کر عشق اور محبت اور والہیت کے ساتھ بیت الحرام کے طواف کی توفیق ملے گی۔ انشاءاللہ و باللہ التوفیق۔**

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الّا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و لِلّٰہ الحمد

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الّا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و لِلّٰہ الحمد

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الّا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و لِلّٰہ الحمد

آیئے اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے انسانوں پر رحمت فرمائے، خانہ کعبہ کے جو مقاصد ہیں ان کو پورا کرنے میں جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ اس بیت اللہ کا فیض دنیا کے ہر انسان تک پہنچا دیں اور بیت اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر بروئے کار لائیں اور اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھیں جب تک بیت اللہ کی تعمیر کے تمام مقاصد پورے نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔